مرکزِ اہلسنت بریلی شریف کا فیصلہ

ڈاکٹر طاہر القادری سُنی نہیں

نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری

مدظلہ العالی، بریلی شریف

یہ تو حضور تاج الشریعہ نے برسوں پہلے بتا دیا تھا!

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن فتنوں کے تعلق سے ہمیں آگاہ فرمایا تھا ان میں کئی ایک تو ظہور پذیر ہو چکے اور کچھ روز بروز ظاہر ہو رہے ہیں۔ "یاتي علی الناس زمان الصابر فیھم علی دینہ کالقابض علی الجمر" (ترمذی) آخر زمانے میں گمراہی اور فتنہ بڑھے گا۔ آدمی کو اپنا دین سنبھالنا مشکل ہو جائے گا جیسے ہاتھ میں انگارا لینا۔

کئی سال قبل جب پاکستان کی سرزمین سے تحریک منہاج القرآن کے نام سے ڈاکٹر طاہر القادری کے فتنے نے سر اُبھارا تو اس کے عقائد اور روش کو دیکھتے ہوئے وارثِ علوم اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری مدظلہ العالی نے اُسی وقت اہلسنت کو خبردار کر دیا تھا کہ یہ دراصل سنیت کی آڑ میں گمراہی پھیلا رہا ہے لہٰذا اس سے بچا جائے۔ مگر اس وقت سنی کہلانے والے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنھیں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی اور وہ طاہر القادری کی طرفداری کرتے ہوئے مسلمانوں کو اُسکی طرف راغب کرتے رہے اور اُسکی تقریروں کو پھیلاتے رہے اور خبردار کرنے والے علماء کے خلاف طعنہ زنی کرتے رہے۔ مگر آج جب کہ طاہر القادری کے زہر نے اچھی طرح اپنا اثر دکھا دیا اور بے شمار لوگ اُسکی لچھے دار تقاریر کا شکار بن کر گمراہ ہو گئے تو اب ان کو ہوش آیا کہ یہ تو واقعی گمراہ ہے جو بڑی چالاکی سے مسلمانوں کے ایمان کی کھیتی کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہا ہے۔ چنانچہ اب عالم یہ ہے کہ خانقاہ کالپی شریف، مارہرہ شریف، مرکزی دارالافتاء بریلی شریف، جامع اشرف کچھوچھہ شریف اور الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور جیسے ہر ادارے اور خانقاہوں کے مفتیان کرام اور مشائخ عظام طاہر القادری کو کافر کہہ رہے ہیں اور اُسکی گمراہی کا فتویٰ دے رہے ہیں۔

دراصل تقریر یا کسی فن میں مہارت حاصل کر لینا یا صرف کسی مشہور سلسلے میں داخل ہو جانا کسی کے مومن ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ اس کیلئے عقائد کا صحیح ہونا ضروری ہے۔ آدمی لاکھ عبادت کرے کتنی ہی اچھی تقریر کرے لیکن اگر اسکے ایمان میں کمی ہے یا اُسکے عقیدہ میں خرابی ہے تو اُسکی ساری محنت بیکار ہے اور ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ قرآن نے فرمایا "عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ

تَصْلٰی نارًا حامیۃً یعنی عمل کریں، مشقت جھیلیں اور بدلہ یہ ہوگا کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے۔

تقریباً دس سال قبل حضور تاج الشریعہ اور حضور محدث کبیر دامت برکاتہم العالیہ نے ساؤتھ افریقہ ڈربن کی مسجد میں طاہر القادری کو اُسکی کفری عبارات پر مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ وہ وہاں آیا مگر مناظرہ شروع ہونے سے پہلے ہی کسی سوال کا جواب دیے بغیر مسجد کی دیوار فلانگ کر بھاگ گیا۔ افریقہ کے سیکڑوں لوگوں نے یہ نظارہ دیکھا۔ تو اگر طاہرلقادری حق پر تھا تو اسطرح فرار ہونے کی کیا ضرورت تھی؟

طاہر القادری کے دو رُوپ ہیں۔ ایک یہ کہ علم غیب، حاضر و ناظر، میلاد، صلوٰۃ وسلام وغیرہ کے بارے میں اہلسنت کے عقیدوں کے مطابق جوشیلی تقریر کر کے یہ تاثر دیتا ہے کہ میں پکا سنی صحیح العقیدہ اور اہلسنت کا سچا مبلغ ہوں اور دوسرا رُوپ یہ کہ وہابی، دیوبندی، شیعہ، رافضی وغیرہ گمراہ فرقوں کے کفریات اور گستاخیوں کو جاننے کے بعد بھی اُن کو کافر نہیں مانتا بلکہ مسلمان سمجھتا ہے۔ اسطرح اب اسکا اصلی چہرہ سامنے آگیا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے گمراہ شخص سے دور رہیں اور اُسکی تقریروں کو ہرگز نہ سنیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشیطٰنُ فلاتَقْعُدْ بعد الذکری معَ الْقَوْمِ الظالمینَ ترجمہ: اور اگر تجھے شیطان بھلائے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ حدیث پاک میں ہے: انظروا عمن تاخذون دینکم یعنی جس سے اپنے دین کا علم حاصل کرو اُسے دیکھ لو کہ گمراہ و بدمذہب تو نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو طاہر القادری کے مکروفریب اور اسکے فتنے سے محفوظ رکھے۔ آمین

خادم مسلک اعلیٰ حضرت، عبدالرحمٰن تابانی برکاتی رضوی، مالیگاؤں

ہوشیار سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے طاہرالپادری نے اعلیٰ حضرت نمبر شائع کیا جس میں اعلیٰ حضرت کی زندگی اور ان کے علم وفضل کے بارے میں مضمون چھاپا اور کچھ تعریف کی تاکہ سنی سمجھیں کہ یہ اعلیٰ حضرت کا چاہنے والا ہے مگر یہ صرف سنیوں کو قریب کر کے گمراہ کرنے کی چال ہے۔ اسلئے عوام ہرگز اس سے دھوکہ نہ کھائیں۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

یہ جوتجھ کو بلاتا ھے یہ ٹھگ ھے مار ھی رکھے گا
ھائے مسافر دم میں نہ آنا مت کیسی متوالی ھے

طاہر القادری سنی نہیں بلکہ بدمذہب وگمراہ ہے۔

حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ العالی

نحمده و نصلي على رسوله الكريم و آله و أصحابه أجمعين و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

اللّٰهم إني أعوذبك من همزات الشياطين وأعوذبك ربِّ أن يحضرون۔

ابھی کچھ دیر پہلے بنگلور سے ایک کرم فرما کے فون سے معلوم ہوا کہ جامعہ بلال واقع بنگلور کے حضرات کو طاہر القادری کے بارے میں میرا تحریری بیان مطلوب ہے۔اس سے پہلے طاہر القادری کے بارے میں میرا زبانی بیان جو انٹرنیٹ پر موجود ہے لوگوں کو پہونچ چکا ہے جسکے ہوتے ہوئے تحریری بیان کی حاجت نہ تھی۔ بہر حال حسب فرمائش تحریری بیان حاضر ہے تاکہ اس کے بعد کسی کو کوئی عذر نہ رہے اور حجت تمام ہو۔نام نہاد طاہر القادری کی پذیرائی اہل سنت کے حلقوں میں سخت موجب حیرت ہے اس لیے کہ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ نام نہاد طاہر القادری سنیوں کا نمائندہ نہیں۔اس کی کتابوں سے خصوصاً ''فرقہ پرستی کا خاتمہ'' جو مدت دراز سے چھپ کر منظر عام پر آچکی، صاف روشن ہے کہ اس کے نزدیک بریلویت، دیوبندیت، شیعیت وغیرہ سب ایک ہیں۔ اس کے بقول ان میں صرف تعبیری تشریحی اختلاف ہے۔

دیوبندی طاہر القادری کے نزدیک سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوں تو ہوں اس سے بحث نہیں، سوال یہ ہے کہ دیوبندیوں کے خدا اور رسول کے بارے میں کچھ مخصوص عقائد ہیں مثلاً خدا جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق وقوع کذب کے معنیٰ دُرست ہو گئے

یعنی وہ جھوٹ بول چکا ہے۔ نبی آخرالزماں کا خاتم النبیین ہونا عوام کا خیال ہے نہ کہ اہل فہم کا، اہل فہم کے نزدیک تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا بعد زمانہ نبوی اگر کوئی نبی جدید مبعوث ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا (دیکھو تحذیر الناس) اس کا صاف مفاد یہ ہے کہ حضور آخری نبی نہیں، ان کو نبی آخرالزماں ماننا اہل فہم کا عقیدہ نہیں، اس میں اُنکی کوئی فضیلت نہیں۔ حضور کے بعد نیا نبی مبعوث ہونا ممکن ہے۔ غیب جاننے میں کچھ حضور ﷺ کی تخصیص نہیں بلکہ ایسا علم تو ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے (دیکھو حفظ الایمان) شیطان وملک الموت کا علم نبی ﷺ سے زیادہ ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب ثابت کرنا شرک ہے (دیکھو براہین قاطعہ)

اس نام نہاد طاہر القادری سے پوچھیے جو اس بات کا دعوے دار ہے کہ بریلوی اور دیوبندی میں صرف تعبیری وتشریحی اختلاف ہے یعنی اس اختلاف کو وہ لفظی بتاتا ہے، تو اس کے طور پر یہ اختلاف حقیقی اور معنوی نہیں۔ اس کا صاف مفاد یہ ہے کہ بریلوی اور دیوبندی باہم ایک معنیٰ ومفہوم کے قائل ہیں، اختلاف صرف لفظ میں ہے۔ باعتبارِ معنیٰ دونوں ہم عقیدہ ہیں۔ اس سے بڑھ کر سفید جھوٹ کیا ہوسکتا ہے؟ ناظرین دیکھیں کہ وہ کس طرح سنیوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہا ہے، اور اس سے پوچھیں کہ وہ کونسا سنی ہے جس کا خدا کے بارے میں یہ اعتقاد ہو کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے، جو ختم نبوت کا منکر ہو اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نئے نبی کا آنا ممکن جانتا ہو؟ وہ کونسا سنی ہے جو نبی ﷺ کے علم کو جانوروں اور پاگلوں کے علم کے برابر بتائے؟ شیطان کے لیے وسعتِ علم ماننے اور نبی کے لئے علم غیب کو مطلقاً شرک ٹھہرائے؟

اسی طرح شیعوں کے مخصوص عقائد جن کے ذریعہ وہ منکرِ ضروریات دین ہونے کے سبب اہل سنت کے نزدیک کافر مرتد، بے دین ہیں۔ ازاں جملہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن ناقص ہے، جبریلِ امین نے وحی لانے میں خطا کی، حضرت عائشہ صدیقہ جن کی طہارت و براءت پر قرآن ناطق ہے ان کو سخت دشنام، فجور کا الزام لگاتے ہیں اسکے علاوہ بہت سارے عقائدِ کفریہ رکھتے ہیں۔ (دیکھو ردّ الرفضہ، المستند المعتمد، عالمگیری، تحفۂ اثنا عشریہ وغیرہ)

نام نہاد طاہر القادری کے نزدیک یہ کوئی بنیادی اختلاف نہیں صرف تعبیری وتشریحی اختلاف ہے (دیکھو اقتباس "فرقہ پرستی کا خاتمہ" جو تحریر ہذا کے ساتھ منسلک ہے)

طاہر القادری نے اپنے دعوے سے صاف بتایا کہ یہ بنیادی اختلاف نہیں یعنی یہ اختلاف اصول میں نہیں محض فروعی ہے بلکہ اس کے پیش نظر کہ وہ اس کو تعبیری وتشریحی اختلاف کہتا ہے، یہ اختلاف ہی نہیں، نہ اصولی نہ فروعی بلکہ لفظی اختلاف ہے۔ اس سے پوچھو کیا وہ قرآن وسنت میں ان معتقدات کی کوئی اصل دکھا سکتا ہے؟ اگر نہیں دکھا سکتا اور یقیناً نہیں دکھا سکتا تو یہ صرف اہلسنت پر بہتان ہے بلکہ قرآن وسنت پر افترا ہے۔ یہ سب تو طاہر القادری کے افتراعات وہذیانات کا اس کی ایک کتاب سے نمونہ تھا۔

انٹرنیٹ پر اس کے متعدد بیانات اس دور جدید میں الیکٹرانک میڈیا پر نظر رکھنے والے خصوصاً انٹرنیٹ کے رسیا نوجوانوں کے لیے کچھ ڈھکے چھپے نہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہودی ونصرانی اس کے نزدیک Believers (اہل ایمان) ہیں، اُسکی مسجد اُسکے یہودی اورعیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہے جس میں یہودی ونصرانی کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کی اجازت ہے۔

یہاں پر نام نہاد طاہر القادری کا وہ بیان بھی ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے جو اس کے آڈیو اور ویڈیو سے خود اسی کے الفاظ میں کچھ لوگوں نے تیار کیا...... کیا اس کے بعد بھی اہلسنت کو کوئی شک ہے کہ نام نہاد طاہر القادری نہ صرف یہ کہ دوسرا مودودی ہے، دیوبندی ورافضی نواز ہے بلکہ یہودی لابی کا ایجنٹ ہے؟ اسی لیے آنجناب کو UNO میں اعزازی عہدہ حاصل ہے۔

طاہر القادری کہتا ہے کہ یہودی اور عیسائی کافر نہیں بلکہ ایمان والے ہیں!

منہاج القرآن میں منعقد کرسمس ڈے کے موقع پر یہود ونصاریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے رقم طراز ہے (کہتا ہے) "پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو 'بی لیورز' (Believers) اور 'نان بی لیورز' (Non Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کُفّار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں اور بی لیورز اُن کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر،

پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں۔ مذہب اُنکا کوئی بھی ہو۔ تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر، آسمانی نبی پر اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نان بی لیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔ تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنت محمد ﷺ کا حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا، تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے ایمان، وحی، آسمانی کتاب اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیاء و رسل اور پیغمبروں اور اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا، جزا اور سزا پر ایمان رکھنے کا علیٰ ہٰذا القیاس یہ وہ مشترکات ہیں جن کی بنیاد پر یہ دو عقیدے اور مذہب بہت قریب ہو جاتے ہیں۔"

طاہر القادری کی مسجد یہودیوں اور عیسائیوں کیلئے کھلی ہے!

(اپنی مسجد میں یہودیوں اور عیسائیوں کو دعوت دے کر بلانے کے بعد طاہر القادری ان سے کہتا ہے) "آپ اپنے گھر میں آئے ہیں، قطعاً کسی دوسری جگہ نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (Event) کے لئے نہیں کھلی تھی، ابدالآباد تک آپ کیلئے کھلی ہے۔ یہ اس لئے نہیں کھولی تھی کہ ایک وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی۔ اب تو میری کوئی سیاسی محتاجی نہیں ہے۔ آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہے۔ میں تو انہیں جوتے کی نوک پر ٹھکرا چکا ہوں، جوتا مار چکا ہوں۔ کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی۔ اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم (استقبال) کیا ہے اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلی رہنے کا اعلان بھی کیا ہے تو اسکا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا، ہمارے ایمان پر مبنی ہوتا ہے۔ شکریہ" (طاہر القادری کی تقریر کی CD سے نقل کیا گیا)

اُس (طاہر القادری) نے حال ہی میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کو لندن میں "پیس فار ہیومنٹی کانفرنس" کے نام سے جلسہ منعقد کیا جس میں بہت سے الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کو

جمع کیا۔اسی کانفرنس میں اسٹیج پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

"Allah means the god, nothing else. It is not special thing for muslims. Allah is the Arabic word for god, for brahama, for lord, for the creater you know but you can raise any word spesified for your lord according to your own religion. So let's remember our lord according to our own traditions & religions. Remember our God."

یعنی اللہ معنیٰ گاڈ اور کچھ نہیں، یہ مسلمانوں کے لئے خاص نہیں، اللہ عربی لفظ ہے گاڈ کیلئے، برہما کیلئے، لارڈ کیلئے یا کریٹر کیلئے لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لئے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کرسکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لئے خاص ہو۔تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں، اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو اس کے بعد مسٹر طاہر اور اسٹیج کے نیچے مجمع نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا جب کہ اسٹیج پر جو کھلے کفار تھے سب خاموش رہے اس کے بعد طاہر اسٹیج پر موجود ایک ہندو پنڈت کی طرف بڑھا اور اسے مائک دیتے ہوئے کہا:

"Any word you want, any name you want to say, probably any name according to your religion"

''یعنی کوئی لفظ یا نام تم گاڈ کے لیے لینا چاہتے ہو تمہارے مذہب کے مطابق۔''

پنڈت مائک لے کر ''ہرے راما! ہرے کرشنا'' زوردار آواز میں بولتا رہا (یہ ہندو مذہب کا ایک منتر ہے جسے ہندو رام اور کرشن کی عبادت کرتے ہوئے بطورِ دعا کہتے ہیں جس کا معنیٰ ہے رام اور کرشن میرے دکھ تکلیف کو دور کرو) جب پنڈت اپنا جاپ ختم کرچکا تب طاہر نے مائک لے جا کر اسٹیج پر موجود ایک کرسچن کو دیا، کرسچن نے کہا:

"Jesus! Jesus! Jesus! father god amen"

یعنی جیسس جیسس جیسس فادر گاڈ امن (عیسائی لفظ جیسس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فادر گاڈ سے اللہ تعالیٰ مراد لیتے ہیں) اس کے بعد مسٹر طاہر مائک ایک بُدھسٹ پجاری کے پاس لے گیا اور پجاری مائک لے کر "نمو بدھائے، نمو بدھائے" بولنے لگا۔ گوتم بدھ کی عبادت کرتے ہوئے بُدھسٹ ایسا کہتے ہیں جس کا معنیٰ ہے بودھ کو میرا سجدہ اور مجرا۔ اسی طرح اور کفار نے اپنے بدمذہب اور عقیدے کے مطابق اپنے معبود کا نام جپا۔ ان سب کے بعد طاہر نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کیا تو پھر اسٹیج کے سارے کفار خاموش رہے مگر ایک بدھسٹ نمو بدھائے اوم بدھائے کہتا رہا۔

(حضرت علامہ مفتی) محمد اختر رضا قادری ازہری

خوشخبری

حضور تاج الشریعہ کے بیان کی نئی آڈیو سی ڈی

"طاہر القادری یہودیوں کا ایجنٹ ہے"

اس سی ڈی میں حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا قادری، حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری، داماد تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شعیب رضا نعیمی، خطیب پاکستان مولانا سید تراب الحق قادری، مفتی کوثر حسن قادری، مفتی محمود اختر قادری، مفتی مجیب اشرف رضوی مولانا کوکب نورانی دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر علماء کے شاندار بیانات شامل ہیں۔ اس سی ڈی کو سن کر طاہر القادری کی گمراہی ثابت ہوجاتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ وہ طاہر القادری نہیں بلکہ طاہر الپادری ہے۔ اس سی ڈی کو آپ حاصل کریں اور ہر جگہ تقسیم کریں۔ اگر آپ کو یہ CD چاہیے تو موبائیل میں لکھیں: TYA اور 8080430440 پر sms کردیں۔

طاہر القادری کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ سے پوچھے گئے سوالات اور ان کے جوابات

عرض: طاہر القادری نے کہا ہے کہ ہماری مسجدیں یہودیوں اور Christians (عیسائیوں) کے لئے کھلی ہیں کیوں کہ وہ Believers (اہل ایمان) میں سے ہیں۔

ارشاد: وہ اپنے بارے میں خبر دے رہا ہے۔ طاہر القادری یہ کہہ رہا ہے کہ وہ Believers میں سے ہیں یعنی ان کو ایمان والا بتا رہا ہے اور قرآن نے جو سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ان کو کافر کہا، تو یہ قرآن کو جھٹلا رہا ہے اور جو قرآن کو جھٹلائے وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ وہ یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر کفر کے دلدل میں پھنسا ہوا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے تو شروع سے ہی کلمہ نہیں پڑھا اور یہ لاإلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے دین سے اور اللہ کے دین سے منحرف ہو گیا ہے۔

عرض: طاہر القادری کو لوگ آج کل اس (مذکورہ بالا) وجہ سے طاہر الپادری کہتے ہیں۔ ایسا کہنے میں کوئی کراہت تو نہیں ہے؟

ارشاد: کراہت کیسی؟ وہ پادری ہی تو ہے بلکہ پادریوں سے بدتر ہے اس لئے کہ وہ مسلمان کہلا کر اور کلمہ پڑھ کر یہودیوں اور نصرانیوں کا کام کر رہا ہے۔ یہودی نوازی اور کرسچن نوازی کر رہا ہے۔ تو وہ حقیقتاً اُنہیں کا آدمی ہے اور وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہی ہے۔

عرض: حال ہی میں طاہر القادری نے کئی بیانات میں کہا ہے کہ خلافت کی دو قسمیں ہیں:

۱) سیاسی یا دنیاوی خلافت: وہ کہتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے سیاسی خلیفہ تھے اور آپ کو عوام نے منتخب کیا تھا۔

۲) روحانی خلافت: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روحانی خلیفہ تھے اور آپ کو اللہ نے منتخب کیا تھا نہ کہ عوام نے۔

اس معاملے میں اہلسنت و جماعت کا صحیح موقف کیا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روحانیت اور ولایت کے اعتبار سے کیا مقام ومرتبہ ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کا بیان بالکل غلط ہے اور وہ بہت غلط انداز سے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ بے ثبوت ہے اور اسے ایک الزام قرار دیا جائے گا جیسے وہ نبی پاک محمد ﷺ کو الزام دے رہا ہے۔ جب کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی خلافت کیلئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا اور واضح طور پر ظاہر کر دیا کہ آپ کے وصال کے بعد وہی پہلے خلیفہ ہوں گے۔ اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ ابوبکر پر راضی تھے اور خوش تھے اور آپ نے اپنی حیات مقدسہ کے آخری وقت میں جماعت کرانے کیلئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ نے انہیں اس دینی ذمہ داری کے لئے پسند کرلیا تو ہم نے انہیں اپنے دنیاوی معاملات کے لئے پسند کرلیا۔

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کی تقاریر اہل سنت کے عقائد پر مبنی ہوتی ہیں اور عشق ومحبت پر مبنی ہوتی ہیں تو کیا انہیں سننا چاہیئے؟ اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں۔ تو حضرت کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو بالکل یقینی بات ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں ہے اور وہ سنیت کا نام لے کر اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نام لے کر سنیوں کو گمراہ کر رہا ہے اور وہ اپنی گمراہی میں اب بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ وہ یہودیوں کو Believers (اہل ایمان) کہتا ہے اور عیسائیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور بہت سارے کفریات وہ بکتا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کی تقریر اگر چہ بظاہر اپنی سمجھ میں کوئی خلافِ شرع یا خلافِ عقیدہ بات نہ ہو لیکن ایسے شخص کی تقریر سننا اس بات کا موجب ہے کہ دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا اور جب دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا تو شرعا یہ بھی منع ہے۔ ولا ترکنوا إلى الذين ظلموا فتمسكم النار. (سورۂ ہود، ۱۱۳) ترجمہ "جو ظالم ہیں ان کی طرف مت جھکو ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی" جب دل کا جھکاؤ اُسکی طرف ہوگا تو ظاہر سی

بات ہے کہ تعظیم اور محبت کے ساتھ ہوگا اور مرتد کی تعظیم کرنا اور اس سے محبت کرنا منافیٔ ایمان ہے اور غارت گرِ ایمان ہے۔ اس لئے اپنے ایمان کو بچانے کیلئے لوگوں کو چاہیے کہ بدمذہبوں کا لٹریچر پڑھنے، ان کے وعظ اور ان کی تقاریر سننے سے پرہیز کریں۔

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کے مریدین اور محبین کا اعتراض ہے کہ سیدی تاج الشریعہ اور دیگر علماء کو لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کے بارے میں غلط اطلاعیں دیں جسکے مطابق انہوں نے بغیر تحقیق کیے فتویٰ جاری فرمادیا۔ حضرت اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اور وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں؟ کیا صرف دیت ہی کے معاملے میں فتویٰ دیا جاتا ہے یا اور بھی کچھ معاملات ہیں؟ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

ارشاد: دیت کے معاملے میں بھی طاہر القادری نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کے مذہب کے خلاف لکھا اور طاہر القادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی نے طاہر القادری کا رَد لکھا۔ دیت کے مسئلے میں اختلاف تو غیر مقلدیت ہے اور صرف دیت ہی کا معاملہ نہیں ہے، اس کے علاوہ طاہر القادری نے ایک کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے'' لکھی جو میں نے خود دیکھی۔ اس میں طاہر القادری نے صاف صاف یہ لکھا کہ دیوبندیت، بریلویت اور شیعیت میں کوئی فرق نہیں ہے، صرف تعبیری اختلاف ہے اور سب ایک ہیں۔ اور اسی میں یہ لکھا ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے کسی ایک فرقہ کو نجات کا پروانہ نہیں دیا ہے اور ساؤتھ افریقہ میں ہم لوگ (میں اور حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب) موجود تھے اور ہم نے طاہر القادری کو مناظرے کی دعوت دی اور وہ ہمارے سوالات کا جواب دیے بغیر وہاں سے فرار ہوگیا اور ہمارے سوالات کا اس نے جواب نہیں دیا اور اب تو یہ بھی متعدد لوگوں سے سنا جارہا ہے کہ وہ یہودیوں کو Believers یعنی اہل ایمان بتاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور دید وشنید رسالے میں اس نے صاف صاف لکھا ہے کہ میری نماز تو دیوبندیوں، نجدیوں اور وہابیوں کے پیچھے ہوجاتی ہے اور اس کا عمل بھی یہ ہے کہ جب بنوری ٹاؤن میں جاتا ہے تو وہاں نماز پڑھاتا ہے اور منہاج القرآن میں جب بنوری

ٹاؤن کے لوگ آتے ہیں تو ان دیوبندیوں کے پیچھے وہ نماز پڑھتا ہے۔ یہ ساری وجوہ محقق ہیں، معلوم ہیں اور ان کے بارے میں یہ ساری باتیں متواتر ہیں۔ ان وجوہ کی بناء پر ہم لوگ طاہر القادری کو سنی نہیں جانتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ ہمیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے اور ہم نے بغیر تحقیق کیے اس کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

عرض: کسی ایسے عالمِ دین کا جو ڈاکٹر طاہر القادری کو سنی مانتا ہو اور اس کے پروگرام میں بھی شرکت کرتا ہو اس کا انتقال ہو جائے تو کیا اس کیلئے دعائے مغفرت یا فاتحہ پڑھی جائے گی؟

ارشاد: یہ تو اِس پر موقوف ہے کہ عالمِ دین طاہر القادری کے کفریہ عقائد سے مطلع (باخبر) تھے یا نہیں تھے؟ اگر مطلع تھے تو ان کا حکم وہی ہے جو طاہر القادری کا حکم ہے اور اگر ان کو اطلاع نہیں تھی تو اس صورت میں ان پر وہ حکم نہیں ہے اور ان کی دعائے مغفرت اور ان کے لئے فاتحہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔

عرض: طاہر القادری نے اپنے ایک خطاب میں چیلنج کیا ہے کہ کوئی بھی عالم شریعت کے تحت یا حدیثِ حسن سے یہ ثابت کر دے کہ ایک قبضہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ کیا اسکا یہ چیلنج درست ہے؟

ارشاد: نہیں، وہ حق پر نہیں ہے۔ اور اس نے نہ صرف حنفی مذہب کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ اس نے تمام ائمہ سے الگ راہ اختیار کی ہے کیوں کہ چاروں ائمہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھنا حرام ہے۔

عرض: طاہر القادری کہتا ہے کہ پیر مہر علی شاہ، علمائے فرنگی محل، مولانا ارشاد حسین رامپوری اور حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو بھی دیوبندیوں کی عبارتیں پیش کی گئیں مگر ان علماء نے پھر بھی سکوت کیا۔ تو جو تکفیر کرتے ہیں وہ بھی صحیح ہیں اور جو سکوت کرتے ہیں وہ بھی ٹھیک کرتے ہیں۔ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ارشاد: طاہر القادری کا بیان غلط ہے اور طاہر القادری نے جن لوگوں کے متعلق یہ بات کہی وہ ناقابلِ یقین ہے اس پر کان دھرنا جائز نہیں ہے۔

عرض: کیا طاہر القادری کی کتابوں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے؟

ارشاد: یہ مسئلہ تو لوگ بار بار پوچھتے ہیں اور طاہر القادری کے عقائد اور اس کے احوال اور خاص طور سے اب انٹرنیٹ پر اور دوسرے ذرائع سے جو اس کے حالات معلوم ہو رہے ہیں ان کی روشنی میں یہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ طاہر القادری کس قسم کا آدمی ہے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ دین کے لئے کتنا فائدہ مند ہے۔

عرض: ایک پیر صاحب اپنی داڑھی ترشواتے ہیں۔ وہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز ادا کرنا درست سمجھتے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ طاہر القادری سنی ہے۔ ان کی پیری اور ان کے مریدوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: اپنی داڑھی حدِ شرعی (ایک قبضہ) سے کم کرانے کا گناہ کرنے کے باعث وہ شریعت کی نظر میں پیری کا اہل نہیں ہے۔ مزید برآں وہ گمراہ ہے کیوں کہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز کے جواز کا قول کر کے اور طاہر القادری کو سنی قرار دے کر اس نے شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اُس کے مریدوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اُس کی پیروی نہ کریں ورنہ وہ بھی اس کی طرح گمراہ قرار پائیں گے۔

عرض: جدہ کے سیشن میں حضرت سے سوال ہوا تھا کہ "بدمذہبی حدِ کفر کو پہنچنے کے بارے میں کچھ تفصیل فرما دیں" کیا طاہر القادری کی بدمذہبی حدِ کفر کو پہنچ چکی ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کے مختلف بیانات اور اُسکی کتاب "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے" یا "فرقہ پرستی کا خاتمہ" اس میں بہت سارے مقالات اور کلمات اور عبارت کفریہ موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک یہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتر یا تہتر فرقوں میں کسی کو نجات کا پیمانہ نہیں دیا، اس طور پر اس کے قول سے یہ لازم آتا ہے کہ نہ اہلسنت ناجی ہیں اور دوسرے بھی ناجی نہیں ہیں۔ اور یہ کہتا ہے کہ جتنے فرقے ہیں سنی اور غیر سنی، اِن سب میں تعبیری اور تشریحی اختلاف ہے۔ اور باقی سب ایک ہے اور اس کے علاوہ بہت سارے اس کے کفریات ہیں۔ "دید و شنید" وغیرہ میں اور دوسری کتابوں میں اور انٹرنیٹ پر اب تو اس کے اقوال اور اس کے ایکشن اور اس کے کلمات وغیرہ سب دستیاب ہیں۔ وہاں سے آپ

جا کر ان کی معلومات کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچنے میں کوئی شک نہیں۔

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کو عوام ان کے عیسائیوں کے ساتھ عیسائی تہوار منانے اور دیگر گمراہیوں کی بناء پر ڈاکٹر پادری کہتے ہیں، تو کچھ حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ پادری کہنا چونکہ کفار سے تشبیہ دینا ہے، لہٰذا ایسا کہنا تکفیر کے زمرے میں آتا ہے۔ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں کہ ڈاکٹر طاہر کو ڈاکٹر پادری کہنا اس کی تکفیر ہے یا نہیں؟ اور کیا علماء نے ڈاکٹر طاہر کی تکفیر کی ہے یا صرف گمراہی کا فتویٰ ہے۔

ارشاد: ڈاکٹر طاہر القادری نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے کتاب لکھی اور اس میں اس نے کئی جگہ صاف صاف یہ لکھا کہ بریلویت، دیوبندیت اور شیعیت وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ صرف تعبیری اختلاف ہے، تشریحی اختلاف ہے، یعنی اس کے نزدیک دیوبندی جس کی بد مذہبی حدِ کفر تک پہنچ چکی اور رافضی جن کی بد مذہبی حدِ کفر تک پہنچ چکی اور عوام و خواص سب ان کے کفر سے واقف ہیں، وہ ان کو مسلمان سمجھتا ہے اور سنی صحیح العقیدہ جن کو عوام کی اصطلاح میں بریلوی کہا جاتا ہے، اُن سے ملاتا ہے، یہ اس کا کھلا کفر ہے۔ اس کے علاوہ دید و شنید وغیرہ میں دیوبندیوں وغیرہم کے پیچھے وہ نماز کو جائز کہتا ہے، بلکہ اپنا عمل بتاتا ہے کہ جب موقع ملتا ہے وہ پڑھ بھی لیتا ہے، اس کے علاوہ اب عوام اور خواص انٹرنیٹ پر اور ویڈیو پر جو اُسکے کلمات اور اس کی حرکات اور اقوال و افعال جن سے اس کی کفر نوازی، یہودیت نوازی، اور عیسائیت نوازی سے خوب واقف ہیں، اسی بناء پر اس کو پادری کہتے ہیں اور جو لوگ اس کے اقوال کفریہ اور ان حرکات شنیعہ کی وجہ سے اس کی تکفیر کرتے ہیں، وہ حق بجانب ہیں۔

عرض: انٹرنیٹ پر آج کل منہاج القرآن والے ایک سوال کرتے نظر آتے ہیں، کہ شیخ ہاشم البدر المدنی جن کے خاندان کے پاس چار سو سال سے آقائے دو جہاں صلی اللہ تبارک و تعالیٰ علیہ وسلم کے در اقدس کی چابیاں ہیں وہ مدینہ منورہ سے پاکستان ڈاکٹر طاہر کے ساتھ میلاد منانے آئے اور پھر شیخ ہاشم البدر نے تین بار اللہ عزوجل کی قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاکٹر طاہر القادری کو سلام بھیجا ہے اور اس کی ویڈیو بھی دکھاتے ہیں۔ تو کیا انہوں

نے جھوٹی قسم کھائی اور اگر نہیں تو پھر ڈاکٹر طاہر پر اعتراض کرنے والے کیا ایسے شخص پر اعتراض کرتے ہیں جسے خود سرکار دو جہاں صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم سلام بھیجتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو منہاجیوں کا اپنا خیال ہے، انہوں نے ہاشم البدر المدنی سے جو بیان منسوب کیا، اس کے بارے میں وہی جان سکتے ہیں، اس پر ہم کیا تبصرہ کر سکتے ہیں اور اُسکے جو عقائد فرقہ پرستی کا خاتمہ اور دید و شنید وغیرہ میں ہیں، ان کی پردہ پوشی کا یہ اچھا ذریعہ ہے کہ اس کے بارے میں اب یہ مشہور کر دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام آیا اور یہ سب دروغ بے فروغ ہے اور اس ذریعہ سے اپنے عقائد پر پردہ ڈالنا اور اصل بات کو چھپانا اور اس سے توجہ ہٹانا ہے۔ یہ قابل یقین نہیں۔

عرض: پچھلے سیشن میں حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ ڈاکٹر طاہر القادری کے اقوال و عمل پر تکفیر کرتے ہیں وہ حق پر ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت اُن کی تکفیر کی تائید فرماتے ہیں؟

ارشاد: بے شک طاہر القادری کے بکثرت کلمات اور فرقہ پرستی کا خاتمہ جو کتاب اس نے لکھی اس میں جگہ جگہ اُسکے کلمات سے یہی ظاہر ہے کہ بریلویت، دیوبندیت اور شیعیت وغیرہ شیعہ اور دیوبندی جن پر ان کے عقائد کفریہ کی وجہ سے حکم کفر ہے۔ اور علمائے حرمین شریفین نے ان کو کافر کہا، اس کے مکرر کلمات سے یہ ثابت ہے کہ وہ ان کی تکفیر کا قائل نہیں ہے اور دیوبندیوں پر حکم کفر ثابت ہو چکا ہے۔ اب اس میں جو ان کلمات کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو کافر نہ جانے حسام الحرمین کی رو سے وہ انہیں کی طرح ہے، جو حکم دیوبندیوں کا ہے وہی حکم اس شخص کا ہے۔

عرض: آج کل ایک اصطلاح ''صلح کلیت'' بہت سنی جا رہی ہے گذارش ہے کہ اس اصطلاح کی وضاحت فرما دیں کہ صلح کلیت کیا ہے؟ اور جو صلح کلی ہے وہ اہل سنت و جماعت میں سے ہے یا نہیں؟

ارشاد: صلح کلی کی اصطلاح آج کل بہت سنی جا رہی ہے، اس کا تیور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سائل یا کوئی صاحب اس لفظ پر معترض ہیں، صلح کلیت کی اصطلاح یہ آج کل کی نہیں ہے بلکہ جب سے ندوہ فارم ہوا اُس کی تشکیل ہوئی اور ندوے والوں نے یہ نعرہ دیا کہ وہابی، دیوبندی،

رافضی اور سنی سب سے اتحاد فرض ہے، اور سب ایک ہیں عقیدتاً۔ جب انہوں نے یہ عقیدہ بنایا تو علمائے اہلسنت و جماعت نے اُنکا رَد کیا، اور سب سے بڑا حصہ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک و تعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب تاج الفحول بدایونی علیہ الرحمہ کا رہا۔ ان حضرات نے تقریراً اور تحریراً ندوے کا بھرپور رَد کیا اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس سلسلے میں ایک دو نہیں مستقل متعدد تصانیف ہیں اور فتاویٰ رضویہ میں مستقل متعدد فتوؤں میں ردِ ندوہ موجود ہے۔ ندوے کا رَد تو شد و مد سے ہوا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جزائے خیر دے امام اہلسنت اور ان کے حاشیہ نشیں اور ان کے شاگرد اور خلفاء کو اور دیگر علمائے اہلسنت و جماعت کو کہ انہوں نے ہر بدمذہبی کا رد کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ردِ ندوہ بھی کیا۔ اب یہ قرب قیامت ہے کہ اہلسنت و جماعت محدود ہوتے جا رہے ہیں اور ایسی سوچ والے کہ جن کی سوچ یہ ہے جیسے طاہر القادری اور ان کے مثل بہت سے یہ سوچ رکھتے ہیں کہ دیوبندیت، بریلویت، وہابیت اور شیعیت ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہ تعبیری اختلاف ہے، یہ تشریحی اختلاف ہے اور سب کو ایک کرنا چاہتے ہیں اور اس قسم کے لوگ اب بہت زیادہ پھیل رہے ہیں، تو جو یہ عقیدہ رکھے کہ وہابی بھی صحیح ہے، دیوبندی بھی صحیح ہے، رافضی بھی صحیح ہے اور سنی بھی صحیح ہے تو وہ سنی نہیں ہے باقی وہ سب کچھ ہے۔

طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی گنجائش نہیں

شہزادۂ صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفےٰ قادری مدظلہ العالی

حضرت مولانا و بالفضل اولنا مفتی ولی محمد صاحب زید مجدہ العزیز نے فتنہ طاہری کے متعلق، جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس سے میں پورے طور پر متفق ہوں۔ مولانا موصوف بہت ہی محتاط متدین عالم دین ہیں۔ بے تحقیق کوئی حکم نہیں لگاتے اور میں بھی بے تحقیق کامل کسی کی تائید کا قائل نہیں ہوں۔

طاہر القادری جو عرصہ سے گمراہ گری میں مصروف ہے اور اس کے کفریات بھی کئی اقسام کے ہیں۔ وہ دیوبندیوں کے صریح کفریات کو نہ کفر مانتا ہے نہ ان کے صریح کفریات پر مطلع ہو کر ان کی تکفیر کرتا ہے۔ اور نہ روافض کی تکفیر کرتا ہے جب کہ ان کے اجماعی قطعی یقینی کفریات موجود ہیں۔ مثلاً قرآن مجید کو موجودہ روافض ناقص تحریف کردہ کہتے ہیں۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کھل کر تہمتِ بدکاری لگاتے ہیں جس سے قرآن کی کھلی تکذیب ہے۔ اسی طریقے سے ان کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت سے انکار بھی قرآن مجید کی صریح تکذیب ہے۔ دیابنہ و روافض اور سنیوں کے اختلافات کو وہ صرف فروعی بلکہ صرف تشریحی قسم کا اختلاف کہہ کر کفر کو اسلام ثابت کر رہا ہے۔ پھر اس نے ان یہود و نصاریٰ کو جو رسالت محمدی و قرآن اور اسلام کے منکر ہیں صاحب ایمان قرار دیا ہے اس کے بعد یہ بھی کہا کہ ہماری مسجدیں نصاریٰ کے لیے ہر وقت کھلی ہیں کہ نصاریٰ اس میں اپنے طریقہ کی عبادتیں جب چاہیں کریں اس کے معنیٰ یہی ہے کہ طاہر ان کے طریقہ کو پسندیدہ اور مقبول مانتا ہے اور مسجدوں کو ان کی مشرکانہ عبادت کے لیے موزوں و مناسب قرار دیتا ہے۔ دنیا کے باطل پرست مشرکوں کو خدا پرست قرار دیا ہے وغیر ذالک۔ ان حقائق کی موجودگی میں طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سنی کہلانے والے کم علم بے بصیرت چند مولوی اس کے کفریاتِ صریحہ کے ہوتے

ہوئے اس کی حمایت پر کمر بستہ ہیں وہ اپنے ایمان کی خیر لیں۔

بھیڑ میں کم بخت کے ہاتھ سے ایمان گیا

سنیوں پر لازم ہے کہ طاہر القادری سے بچیں اور اس کے حامی مولویوں کا بھی بائیکاٹ کریں اور اسی میں اپنے دین وایمان کی سلامتی چاہیں۔

حضرت مفتی ولی محمد صاحب زید مجدہ نے طاہر القادری کی کافرانہ تحریک کے خلاف اقدام فرما کر قوم مسلم پر احسان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ کم از کم قوم مسلم کو چوکنا کرنے کے لیے یہی امر کافی ہے کہ سلمان رشدی و تسلیمہ نسرین کے لیے جو سیکورٹی حکومت نے مہیا کر رکھی ہے۔ طاہر القادری کے لیے ان سے بھی زائد سیکورٹی کا نظم ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ حکامانِ ہند کی اب تک جو مہربانیاں رہی ہیں اس کے پیش نظر یہ سمجھنا بہت آسان ہے کہ مسلمانوں کے ایمانی تشخص کو تاراج کرنے کے لیے حاکمانِ وقت نے ایک نئی تدبیر کا آغاز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہے۔

ضیاء المصطفیٰ قادری غفرلہ

۱۶؍ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ

وارد حال باسنی، ناگور شریف

پاکستان کے علماء نے طاہر الپادری کا بائیکاٹ کیا اور اُس کی گمراہی کا فتویٰ دیا

الجواب ہوالموفق للصواب: عورت کی دیت مرد سے نصف ہے یہ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔

پروفیسر طاہر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دیتِ عورت، مرد کی دیت کے برابر ہونے کا دعویٰ کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی۔

جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہلسنت و جماعت سے خلاف کرے کہ جس پر عمل واجب ہے وہ قطعاً یقیناً اہلسنت و جماعت سے خارج، گمراہ، ضال، مضل، متبع خارج یا معتزلی ہے۔ سنی قادری ہرگز نہیں ہے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے "فعليكم بالجماعة فإن الله لا تجتمع أمتي إلا على هدى" تم جماعت کو لازم پکڑو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی گمراہی پر جمع نہیں ہونے دے گا۔ مگر یہ پروفیسر صاحب شوق اجتہاد سے بدمست ہو کر حدیثوں کے ان تمام احکام کو دانستہ ٹھکرا کر اجماع صحابہ، اجماع ائمہ اربعہ کو نظر انداز کر کے عورت کی دیت مرد کے برابر ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ خدا ہدایت دے۔

(مولانا مفتی قاری محبوب رضا بریلوی سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی ۱۴۰۸ھ)

الجواب: عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود "اسلام میں عورت کی دیت" میں تحریر فرمائی۔ اس سے میں بالکل متفق ہوں۔ بے شک اجماع کا انکار کرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے توبہ واجب ہے۔

(فقیر تقدس علی قادری بریلوی جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیر پور)

قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہے۔ اس پر ساری امت کا

اجماع ہے اور حضرت علی رضی المولیٰ عنہ سے موقوف و مرفوع حدیث منقول ہے جب کہ صحابی کی موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنت و اجماع اور حضرات ائمہ کرام رضی المولیٰ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار کرنا خرق اجماع ہے اور اسلام میں ایک نئے فرقہ کے مترادف ہے اور انشاء کی آب پاشی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ حدیث شریف میں ہے جو امت مسلمہ میں علیحدہ راستہ اختیار کرے وہ ناری ہے اس طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہے تو بے شمار تنازعات کھڑے ہو جائیں گے۔

(شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی جامعہ رضویہ فیصل آباد)

حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خاں صاحب مدظلہ العالی مفتی اہلسنت کے فتویٰ کا تفصیلی جواب (میں نے) بغور پڑھا اور علامہ موصوف نے جو کچھ طاہر القادری کے بارے میں فرمایا فقیر اس کی پرزور تائید کرتا ہے اور یہ ایک نیا فتنہ ملت اسلامیہ میں پیدا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناپاک ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں امت مسلمہ کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب حق اہلسنت و جماعت پر قائم رکھے۔ آمین

(فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہ
خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر، نزیل کراچی، ۱۱ر رمضان ۱۴۰۸ھ)

نوٹ: درجنوں علماء کرام و مفتیان اسلام نے اس فتویٰ کی تائید و تصدیق کی جو فتنہ طاہری کی حقیقت نامی کتاب میں مدلل و مفصل موجود ہے۔

طاہر الپادری کی گمراہیت کے چند نمونے

طاہر الپادری کہتا ہے:

''ہمارے ادارے منہاج القرآن میں جماعت اسلامی کے لوگ بھی رکن بن سکتے ہیں۔اہل حدیث،شیعہ،دیوبندی بھی منہاج القرآن کے رکن ہیں۔''

(انٹرویو روزنامہ جنگ، ۲۷ رفروری ۱۹۸۷ء)

''میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔'' (انٹرویو رسالہ دید وشنید، لاہور، ق را اپریل ۱۹۸۹ء)

''مذہبی اداروں میں پلنے، بڑھنے اور پڑھانے والے عصری تقاضوں سے نابلد رہے ہیں۔ان کا دائرہ فقط مسجدوں کی امامت، جمعہ کی خطابت، جنازہ پڑھانے اور قل خوانی پر تلاوت تک محدود رہ گیا۔'' (پمفلٹ تحریکی امتیازات، ص:۱۰)

''جدید تقاضوں کے تحت بذریعہ اجتہاد قرآن وسنت سے استنباط کیا جائے۔محض تقلید (ائمہ) ہی پر مکمل حاوی وطاری رہی تو علمی صلاحیتیں زنگ آلود ہو کر ناکارہ ہو جائیں گی''

(کتاب فرقہ واریت، ص:۲۹)

''نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں، اہم چیز قیام ہے میں قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے، سجود کرے، قعود کرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرتا ہے۔یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھ رہا ہے یا چھوڑ کر۔'' (نوائے وقت میگزین، ۱۹ رتمبر ۱۹۸۶ء)

''میں جماعت اسلامی سمیت کسی بھی مذہبی جماعت کو نااہل قرار نہیں دیتا۔ بے شک مولانا مودودی نے بہت کام کیا۔'' (انٹرویو جنگ میگزین، ۲۷ رفروری ۱۹۸۷ء)

''خالق کون ومکان نے جب سرور کائنات ﷺ کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں اپنی مرضی مسلط کریں تو کسی مبلغ کو یہ کہاں سے حق حاصل ہو گیا کہ وہ دوسروں

سے اختلاف رائے کا حق چھین لے۔" (کتاب فرقہ واریت کا خاتمہ، ص:۸۶)

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی بنا پر فرقے بنالینا حتیٰ کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز بھی نہ پڑھنا گناہ ہے۔ منصورہ جا کر خطاب کیا۔ ناروے میں دیوبندی مکتبہ فکر کے مرکز میں خطاب کیا۔" (روزنامہ مشرق لاہور، اہم انٹرویو، ص ۲۶، نومبر ۱۹۸۷ء)

"پیشاور میں دیوبندی مکتبہ فکر کے ایک ادارے کا سنگ بنیاد رکھا اور خطاب کیا۔ میں جو جماعت بنا رہا ہوں وہ محض اہل سنت کی جماعت نہیں ہوگی بلکہ شیعہ سنی سبھی شامل ہوں گے۔ ہمارے نزدیک شیعہ، سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔" (ہفت روزہ چٹان، ۲۵ رمئی ۱۹۸۹ء)

"امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردانِ حق میں سے ہیں جن کا جینا علی کا اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔"

(روزنامہ نوائے وقت، جون ۱۹۸۹ء)

طاہر الپادری کی گمراہی کی یہ چند نمونے "خطرہ کی گھنٹی" نامی ۳۰۰ صفحات کی کتاب سے لیے گئے ہیں۔ تفصیل کے لئے اصل کتاب دیکھ سکتے ہیں۔ اس میں احقاقِ حق کا حق ادا کیا گیا ہے اور صلح کلیت کی جڑ و بنیاد اکھیڑ دی گئی ہے اور مذہب و مسلک کی حقانیت آفتاب نیم روز کی طرح روشن کی گئی ہے۔ اگر آپ کو یہ کتاب چاہیے تو موبائیل میں لکھیں: KKG اور 3080430440 پر sms کردیں۔

مولیٰ تعالیٰ حق وصداقت کی قبولیت کے لئے دلوں کے دروازے کھول دے اور صلح کلیت کے فساد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

جواب دیجیے! کیا آپ کو یہ کتاب پسند آئی؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ آئندہ بھی اس طرح کی کتاب چھاپی جائے؟ اگر "ہاں" تو موبائیل میں لکھیں: HAAN اور 8080430440 پر SMS کردیں۔ اگر آپ جواب کے علاوہ اور بھی کچھ لکھنا چاہتے ہیں تو پہلے جواب کا لفظ لکھ دیں اس کے بعد ایک خالی جگہ (space) چھوڑ کر اپنا پیغام لکھیں۔

ایمان وعقیدے کو مضبوط بنانے والی کتابیں آدھی قیمت میں!

تمہید ایمان (امام احمد رضا علیہ الرحمہ)

دعوت غور وفکر (علامہ محمد منشا تابش قصوری)

دعوت انصاف (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)

تبلیغی جماعت احادیث کی روشنی میں (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)

تبلیغی جماعت حقائق ومعلومات کے اجالے میں (علامہ ارشد القادری)

نور ہدایت (مولانا غلام رسول نوری)

زلزلہ (علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ)

فیصلہ حق وباطل (مفتی اجمل شاہ سنبھلی)

محققانہ فیصلہ (مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ)

مسئلہ ختم النبوت اور تحذیر الناس (علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ)

دیوبند سے بریلی (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی)

دیوبند کی خانہ تلاشی (علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ)

جاء الحق (مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ)

الامن والعلیٰ (امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ)

بزرگوں کے عقیدے (مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)

تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مفتی جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)

حسام الحرمین (امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ)

بدمذہبوں سے میل جول (مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی)